خود بھی اس کے کندھے پر سر رکھ کر بلند آواز میں رونے لگی تھی۔

''آپ نے کوئی غلطی نہیں کی ماما! آپ نے کچھ بھی غلط نہیں کیا۔ آپ نے جو کچھ کیا۔ ٹھیک کیا۔ مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔''

اس کے کانوں میں جویریہ کی آواز آ رہی تھی۔ پتا نہیں کتنی دیر وہ جویریہ کو ساتھ لگائے روتی رہی تھی۔ پھر اس نے دروازے کو ایک دھماکے سے بند کرنے کی آواز سنی تھی۔ وہ سسکتے ہوئے جویریہ سے الگ ہو گئی تھی۔ رائیل اب لاؤنج میں نہیں تھی۔ اس کے کمرے کا دروازہ بند تھا۔

''اس نے مجھے معاف نہیں کیا۔'' وہ ایک بار پھر سسکنے لگی تھی۔

''ماما! آپ پریشان نہ ہوں' سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ میں اس سے بات کرتی ہوں۔''

وہ اسے ہاتھ سے تھپک کر رائیل کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔ وہ تین بار دروازہ زور سے بجانے کے بعد رائیل نے دروازہ کھول دیا تھا۔ اس کی آنکھیں خشک تھیں اور چہرہ بے تاثر۔

''کیا بات ہے؟'' اس نے دروازہ کھولتے ہی پوچھا تھا۔

''تم اندر کیوں چلی گئی ہو۔ باہر آؤ' ہمارے ساتھ بیٹھو۔'' جویریہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔ اس نے جویریہ کا ہاتھ کندھے سے جھٹک دیا۔

''میں باہر نہیں بیٹھنا چاہتی ہوں۔''

''تم نے مجھے معاف نہیں کیا؟'' سنبل نے اس سے کہا تھا۔

''آپ نے چوبیس سال تک سچ چھپایا ہے۔ اب اسے جانچنے کیلئے مجھے چوبیس گھنٹے تو دیں۔''

''تم مجھے مجرم سمجھتی ہو۔''

''میں کسی کو مجرم سمجھتی ہوں نہ بے گناہ' لیکن مجھے کچھ وقت دیں کہ میں آپ کی باتوں کو سمجھ سکوں ان پر غور کر سکوں۔ جو آپ نے کہا وہ آپ کا ورژن ہے مجھے اپنے باپ کی بات بھی سننی ہے تاکہ میں جان سکوں کہ سچا کون ہے اور اگر آپ نے ہم سے غلط بیانی کی ہے تو میں آپ کو معاف نہیں کروں گی اور اگر آپ نے سچ بولا ہے تو میں اپنے باپ کو معاف نہیں کروں گی۔''

اس نے ایک بار پھر ایک جھٹکے سے دروازہ بند کر لیا تھا۔

''ماما! آپ پریشان نہ ہوں۔ وہ صبح تک نارمل ہو جائے گی۔ اسے آپ کی باتوں پر یقین آ

جائے گا۔''

جویریہ ایک بار پھر اس کے قریب آ کر بیٹھ گئی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے زبردستی سنبل کو اس کے کمرے میں لا کر لٹا دیا۔ وہ پتا نہیں کب تک جاگتی رہی تھی پھر اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔

صبح وہ چھ بجے اٹھی تھی۔ جویریہ اس کے پاس ہی بیڈ پر سو رہی تھی۔ وہ اٹھ کر لاؤنج میں آ گئی۔ لاؤنج کا بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ باہر آ گئی۔ بیرونی گیٹ بھی کھلا ہوا تھا۔ وہ تقریباً بھاگتے ہوئے رائیل کے کمرے میں آئی۔ اس کے کمرے کا دروازہ لاکڈ نہیں تھا اور کمرہ خالی تھا۔ اس کا ٹریول بیگ بھی وہاں موجود نہیں تھا۔ وہ اسے بتائے بغیر راولپنڈی جا چکی تھی' وہ ایک شاک کے عالم میں کمرے میں کھڑی رہی۔

☆☆☆☆☆

جنرل (ر) بابر کریم جس وقت ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے تو وہ کتابوں کے شیلف کے پاس کھڑی بازو سینے پر باندھے کتابوں کا جائزہ لے رہی تھی۔ آہٹ پر ان کی طرف پلٹ گئی تھی۔

''گڈ ایوننگ سر۔'' انہوں نے اسے کہتے سنا تھا۔ اب اس نے ہاتھ پشت پر باندھ لئے تھے۔

''گڈ ایوننگ۔'' انہوں نے اس لڑکی کو گہری نظروں سے دیکھا تھا۔ لیڈی ڈاکٹرز کی مخصوص یونیفارم والی ساڑھی پہنے وہ بہت دراز قد لگ رہی تھی۔ بوائے کٹ بال پنکھے کی ہوا کی وجہ سے ماتھے پر آ رہے تھے۔ جنہیں وہ وقتاً فوقتاً ہاتھ سے پیچھے کر رہی تھی۔ چمکدار ڈارک براؤن آنکھوں والی اس لڑکی سے انہیں کچھ چونکا دیا تھا۔ انہیں یوں لگا تھا جیسے انہوں نے اسے پہلے بھی کہیں دیکھا تھا۔

''شاید آپ کیپٹن ڈاکٹر رائیل جعفر ہیں۔'' انہوں نے اس سے کہا تھا۔ اس بار انہوں نے اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ابھرتے دیکھی تھی۔

''یس سر!''

''بیٹھیں۔'' وہ اس سے کہتے ہوئے خود بھی صوفے پر بیٹھ گئے۔ ''کرنل ڈاکٹر جاوید نے فون کیا تھا مجھے کہ آپ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں' شاید میری کتابوں کے بارے میں کچھ ڈسکس کرنا چاہتی ہیں۔'' بابر کریم نے بات شروع کی تھی۔

Read Online Urdu Novel Maat By Umera Ahmed ->->->-> http://shurll.com/8y00j

d53ff467a2

books to read before they are movies 2015
all quiet on the western front book free
helen kay dimon book list
how much is a replacement log book
when is the best time to book hotels
zoho books vs zoho invoice
gone girl book club questions
the 5 ways to love book
the study skills handbook pdf download
head first servlets and jsp ebook download pdf